

# ذوق کی قصیدہ نگاری

## مختصر سوافح:

شیخ محمد ابراہیم ذوق ۷۸۷ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد شیخ محمد رمضان ولی کے ایک غریب سپاہی تھے جو کابلی دروازے میں رہتے تھے۔ حافظ غلام رسول شوق سے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور مشورہ تھن بھی کیا۔ بعد میں شاہ نصیر کے شاگرد ہو گئے۔ رفتہ رفتہ وہ خود استادوں میں شمار ہونے لگے اور بہادر شاہ ظفر کے استاد مقرر ہوئے۔ ۱۸۵۳ء میں بروز جمعرات ان کا انتقال ہوا۔

## دفگ سخن:

قصیدہ گوئی کے لئے جن خصوصیات کی ضرورت ہوتی ہے وہ ذوق کو اپنے استاد شاہ نصیر سے ورثے میں ملتی تھیں۔ سخت رینین اور مشکل بحرین نکالنا، الفاظ سے کھینا، تخلیل کے گھوڑے دوڑنا، ظاہری شان و شوکت سجاوٹ اور بناؤٹ، تشبیہ اور استعارے کی کثرت۔ لفظی اور معنوی صفتوں کی بھرما ر، مبالغہ آرائی کا زور، یہی وہ خصوصیتیں ہیں جنہوں نے ذوق کے قصیدوں میں آور دکارنگ پیدا کر دیا ہے۔ ذوق کو نہ اس کی صلاحیت ہے نہ شوق کو وہ قصیدے کے مخصوص مضامین میں حقیقت کا بھی کچھ رنگ بھریں۔ وہ تو بس معنی آفرینی اور الفاظ کی تراش خراش میں محور ہتے ہیں۔ کہا جاسکتا ہے کہ اس زمانے کے مغل دربار کی شان و شوکت، سجاوٹ اور بناؤٹ اور آرائش و زیباش اور ذوق کے قصیدوں کی آرائش و زیباش تقریباً یکساں ہے۔ دونوں میں سادگی سے زیادہ بناؤٹ ہے، آمد سے زیادہ آورد ہے، فطرت سے زیادہ کوشش کو دخل ہے۔ پروفیسر کلیم الدین احمد نے لکھا ہے:

”ذوق اپنی آورد کو برابر آمد کے قالب میں نہیں ڈھال سکتے ہیں۔ یہی قدرت سودا کو میرتھی۔ ذوق کی آورد ہمیشہ آورد ہی معلوم ہوتی ہے۔ ان کے شعروں میں زیادہ ظاہری بناؤٹ ہے جو غیر فطری اور آورد کا نتیجہ ہے..... زور مضمون تو ہاتھ آ جاتا ہے لیکن قصع صاف ظاہر ہے۔“

مخمورا کبر آبادی نے کہا ہے:

ان کے کلام میں کبھی کبھی اہرام کا شکوہ نظر آتا ہے لیکن تاج کا ساجمال نظر نہیں آتا۔“

ذوق نے بہادر شاہ ظفر کی تعریف میں بے شمار قصیدے کہے ہیں۔ بادشاہ کے ہر جشن اور قلعے کی ہر تقریب پر قصیدہ کہتے تھے لطف یہ ہے کہ ذوق بہادر شاہ ظفر کی مدح میں قصیدہ کہتے تھے۔ اور دوسرے روز اسی قصیدے میں ظفر کے والد یعنی اکبر شاہ کا نام ڈال کر دربار میں سناتے تھے۔ اسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ قصیدے

اوپریت سے کتنی دور ہوتے تھے مخصوص مبالغہ آرائی اور زورِ خیال کا نتیجہ تھے۔

ذوق کے قصیدے میں ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ تشیب میں ایسے مضامین لاتے ہیں جن کا  
قصدے کی شانِ نزول سے فربی تعلق ہوا ایک قصیدہ بادشاہ کے غسلِ صحت کے موقع پر کہا ہے تو اس کی تشیب  
کے تمام اشعارِ صحت اور شفا سے تعلق رکھتے ہیں۔

مجموعی طور پر ذوق کے قصائد میں موضوعات کا تنوع نہیں کیا رکھی پائی جاتی ہے۔ ان کے یہاں سودا  
کی سادگی اور واقعہ نگاری نہیں بلکہ الفاظ کی شان و شوکت، اہتمام اور تکلف ہے۔

—ڈاکٹر زرنگار یاسمن

